OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

خدام رسالت مآب ﷺ کی مرویات میں شمائل مصطفیٰ ﷺ کے نقوشِ کا تجزیاتی جائزہ

An analytical review of the impressions of Shumail Mustafa (Peace Be Upon Him) in the narrations of the servants of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him)

Ali Shan
PhD, Department of Islamic Studies, Superior University Lahore, Punjab, Pakistan.
Email: ranaalishn@gmail.com

Hafiz Muhammad Akbar Ali
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University Lahore, Punjab, Pakistan.
Email: hakbarali500@gmail.com

Received on: 02-10-2024 Accepted on: 03-11-2024

Abstract

This research article explores the exemplary character of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) and his miracles as narrated by his companions. The study delves into the noble attributes and moral excellence that defined the Prophet's character, drawing from authentic Hadith and historical accounts provided by those who lived alongside him. Through a detailed analysis of these narratives, the article highlights the profound impact of the Prophet's demeanor and actions on his companions and their subsequent portrayal of his life and miracles. The research is structured to present an in-depth examination of key virtues such as honesty, compassion, patience, and humility, which were consistently demonstrated by the Prophet Muhammad (peace be upon him). Additionally, the study catalogues significant miracles attributed to the Prophet, providing context and commentary on their relevance and the message they conveyed to both his contemporaries and future generations. The methodology employed involves a qualitative analysis of primary sources, including Hadith collections like Sahih Bukhari and Sahih Muslim, as well as classical Islamic biographical works such as Sirat Ibn Hisham. This approach ensures a comprehensive and accurate representation of the Prophet's character and miracles. Findings from this research underscore the timeless nature of the Prophet Muhammad's (peace be upon him) teachings and their enduring influence on Islamic thought and practice. The article concludes by reflecting on the importance of embodying these virtues in contemporary society, emphasizing that the Prophet's life serves as a universal model for ethical conduct and spiritual integrity.

Keywords: Prophet Muhammad, character, miracles, Hadith, companions, Islamic teachings, moral excellence, qualitative analysis, Islamic history.

اللہ رب العزت نے آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ہستی کو تمام نبی نوع انسان کے لیے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا آپ کی مقدس شخصیت نہ صرف اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملانے اور بزم جہاں میں شمع ہدایت بن کر آئی بلکہ آپ تمام بشری کمالات و محاسن کا مجموعہ

اور سراپا حسن و جمال بن کر تشریف لائے۔ پیکر دلربا بن کے آئے، روح ارض و سما بن کے آئے، سب رسول خدا بن کے آئے، وہ حبیب خدا بن کے آئے۔ آپ کو رب کائنات نے چونکہ انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے بھیجا اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت احسن تقویم کا شاہکار بنا کر بھیجا۔

نبی اکرم ﷺ کے معجزات

جبل احد کی محبت اور اختیارِ مصطفیٰ ﷺ

"«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ"[1]

ایک روز نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ حضرات ابو بکر (رضی اللہ عنہ) عمر (رضی اللہ عنہ) عثمان (رضی اللہ عنہ) کوہ احد پر چڑھے اچانک پہاڑ (احد) ان کے ساتھ (جوش مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا احد! ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

"«خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا"[2]

میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت کرنے کیلئے خیبر گیا، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خیبر سے لوٹنے لگے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اے اللہ میں اس کے دونوں سنگستانوں کے درمیانی مقام کو حرم بناتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا، اے اللہ ہمارے لیے ہمارے صاع اور مد (غلہ اور چھوہارے ناپنے کے دو پیمانے تھے) میں برکت عنایت کر۔

کھجور کے تنے کی نبی اکرم ﷺ سے محبت

"«كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ"[3]

(ابتداء میں) مسجد (نبوی) میں کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا لیتے تھے۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے چنانچہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے پاس تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا۔

ان احادیث میں انسانوں کے علاوہ جمادات کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کو واضح کیا گیا ہے اس میں ایک کھجور کے تنے کی محبت کی وضاحت ہے اسلام کے ابتدائی دور میں آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ نبوی میں کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشتِ اقدس کے لمس کا اثر تھا کہ ایک بے جان اور بے زبان لکڑی میں آثارِ حیات نمودار ہوئے جس کا حاضرینِ مجلس نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔اسی طرح اللہ تعالی کی تمام مخلوق آپ ﷺ سے محبت کرتی تھی "حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ؛ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ"[4].

مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کی حالت میں پچھلی صفوں کو دیکھنا

"«صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ: إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ"[5]

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھی اس کے بعد منبر پر چڑھ گئے اور نماز کے رکوع (کی تکمیل) کے بارے میں فرمایا کہ میں یقیناً تمہیں پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں، جیسا تمہیں آگے سے دیکھتا ہوں۔

واقعہ معراج قرآن کریم کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ

"«لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ.»"[6]

انھوں نے ہم سے رات کی کیفیت بیان کی جس میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی وحی نازل ہونے سے پیشتر تین شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے (اس وقت) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسجد حرام میں سو رہے تھے تو ان تین شخصوں میں سے ایک نے کہا کہ وہ کون شخص ہیں دوسرے نے کہا جو درمیان میں ہیں وہی سب سے بہتر ہیں اور تیسرے نے کہا جو ان سب میں بہتر ہو۔اسی کو لو پس اتنی ہی باتیں ہوئی تھیں کہ وہ غائب ہو گئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو نہیں دیکھا پھر دوسری رات کو وہ آئے اس حالت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قلب جاگ رہا تھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ظاہری آنکھیں سو جاتی تھیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قلب نہیں سوتا تھا تمام انبیاء کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور ان کے قلب نہیں سوتے پھر جبرائیل (علیہ السلام) نے پورا انتظام واہتمام اپنے ذمہ لیا اس کے بعد وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آسمان کی طرف چڑھا لے گئے۔

معجزہ انشقاق القمر (چاند کا دو ٹکڑے ہونا)

"أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ "[7]

مکہ کے کافروں نے رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہا (اگر تم نبی ہو تو) کوئی معجزہ دکھاؤ تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلائے۔

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش ضروری ہے

"«رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ"[8]

انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے پانی وضو کے لیے ڈھونڈا، کچھ نہیں پایا، تب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ایک برتن (میں وضو کے لیے پانی) لایا گیا، آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں، انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں نے پانی کو دیکھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

ان احادیث میں حضور نبی رحمت ﷺ کے دست مبارک کی برکتوں کا ذکر خیر ہے کہ آپ ﷺ کے دست اقدس تھوڑی چیز میں ایسی برکت نازل ہوتی کہ اس محدود چیز سے لامحدود لوگ استفادہ حاصل کرتے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ ہزاروں باطنی اور روحانی فیوض و برکات کے حامل تھے۔ جس کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے مَس کیا اُس کی حالت ہی بدل گئی۔ وہ ہاتھ کسی بیمار کو لگا تو نہ صرف یہ کہ وہ تندرست و شفایاب ہو گیا بلکہ اس خیر و برکت کی تاثیر تادمِ آخر وہ اپنے قلب و روح میں محسوس کرتا رہا۔ کسی کے سینے کو یہ ہاتھ لگا تو اُسے علم و حکمت کے خزانوں سے مالا مال کر دیا۔ بکری کے خشک تھنوں میں اُس دستِ اقدس کی برکت اُتری تو وہ عمر بھر دودھ دیتی رہی۔ توشہ دان میں موجود گنتی کی چند کھجوروں کو اُن ہاتھوں نے مَس کیا تو اُس سے سالوں تک منوں کے حساب سے کھانے والوں نے کھجوریں کھائیں مگر پھر بھی اُس ذخیرہ میں کمی نہ آئی۔ بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:

ہاتھ جس سمت اُٹھایا غنی کر دیا

اُن ہاتھوں کی فیض رسانی سے تہی دست بے نوا گدا، دوجہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہو گئے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے اپنی زندگیوں میں بارہا ان مبارک ہاتھوں کی خیر و برکت کا مشاہدہ کیا۔ وہ خود بھی اُن سے فیض حاصل کرتے رہے اور دوسروں کو بھی فیض یاب کرتے رہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتیک دشمنِ رسول ابو رافع یہودی کو جہنم رسید کر کے واپس آ رہے تھے کہ اُس کے مکان کے زینے سے گر گئے اور اُن کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی ٹانگ کھولو وہ بیان کرتے ہیں:

"فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ"[9]

''میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا دستِ شفا پھیرا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم کے پھیرتے ہی میرے پنڈلی ایسی درست ہوگئی کہ گویا کبھی وہ ٹوٹی ہی نہ تھی۔''

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی خیر و برکت کی تاثیر کے حوالے سے یہ چند واقعات ہم نے محض بطور نمونہ درج کئے ورنہ دستِ شفا کی معجز طرازیوں سے کتبِ احادیث وسیر بھری پڑی ہیں۔

اہل ایمان کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر مکمل ایمان لاتے ہیں، کسی قسم کا شک نہیں کرتے جبکہ منکرین کتاب وسنت کا یہ وطیرہ ہے کہ اپنی نام نہاد عقل کی وجہ سے قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور معجزات ثابتہ پر ایمان نہیں لاتے بلکہ انکار، ملحدانہ تاویلات اور باطنی افکار کے درایتی و درانتی معیار کی وجہ سے انھیں رد کر دیتے ہیں۔

مذکورہ احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا ذکر ہے یاد رہے کہ معجزہ دکھانا صرف اللہ تعالیٰ کی ہی منشاء پر موقوف ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ"[10]

''کسی رسول کے اختیار میں نہیں کہ وہ کوئی معجزہ دکھا سکے مگر جب اللہ چاہے۔''

مغربی تعلیم سے متاثر زدہ حضرات نے کئی مرتبہ معجزات کا انکار کیا ہے مستشرقین کا تو وطیرہ ہی اسلام پر طعن کرنا ہے، مگر نام نہاد مسلمان کہلانے والے بھی اپنے باطل نظریات کی ترقی و ترویج کیلئے معجزات کا انکار کر دیتے ہیں، قرآن مجید میں نصوص کے ساتھ معجزات کا ذکر موجود ہے اور احادیث صحیحہ میں بھی ان گنت واقعات معجزات پر دال ہیں جس کا انکار نفس پرستی اور کفر کے سوا کچھ نہیں۔ مثلاً

- آگ کا ٹھنڈا ہونا ابراھیم علیہ السلام کے لیے۔[الانبیاء21/69-70]
- عصائے موسیٰ اور ید بیضا۔[النحل۔طٰہ20/20-21]
- دریا کا پھٹنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کیلئے۔[البقرۃ:2/50]
- بارہ چشموں کا پھٹنا بنی اسرائیل کے لئے۔[البقرۃ:2/20]
- عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور وفات۔[مریم:19/14،34،النساء:107]
- مردوں کو زندہ کرنا عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ۔[المائدہ:5/110]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات:

- انشقاق قمر،[القمر:54/1]

- واقعہ اسراء[اسراء: 17/1]

ان کے علاوہ کئی معجزات کا مزید ذکر ملتاہے اب انکاانکار کفر کے سوا کچھ نہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے کمالات

حضور نبی رحمت ﷺ اور آپ ﷺ سے منسوب اشیاء سے محبت

"جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ؟» قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا، بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ"[11]

ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول قیامت کب ہو گی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے اس نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تو انھیں کے ساتھ ہو گا جن سے تو محبت رکھتا ہے انس کہتے ہیں ہمیں اسلام کے بعد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قول "تو انھیں کے ساتھ ہو گا جن سے تو محبت رکھتا ہے" سے بڑھ کر اور کسی بات کی زیادہ خوشی نہیں ہوئی انس نے کہا پس میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ابو بکر وعمر (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میں انھیں کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

"كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: «سَلْ» فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ» قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: «فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ»"[12]

میں رات کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس سے گزرتا تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے استنجا اور وضو کے لیے پانی لایا کرتا تھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک دن فرمایا مانگ۔ تو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ میں نے عرض کیا بس یہی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تو اپنے معاملہ میں سجود کی کثرت کے ساتھ میری مدد کر۔

"«جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»"[13]

ایک شخص رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے اور اس کو نہ پائے تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہو گا۔

ان احادیث میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسوب اشیاء کے ساتھ آپ کے متبعین کی محبت کا تذکرہ کیا گیا ہے، کتبِ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کرانے کے علاوہ بھی بہت سی صورتوں میں آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تبرک حاصل کرتے تھے، مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر کو تبرکاً مس کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے تبرک حاصل کرتے۔ جس پانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دستِ مبارک دھوتے اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر مل کر تبرک حاصل کرتے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک، لعابِ دہن، موئے مبارک، انگوٹھی مبارک، بستر مبارک، چارپائی مبارک اور چٹائی مبارک سے برکت حاصل کرتے تھے۔ الغرض وہ ہر اس چیز سے تبرک حاصل کرتے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس سے تھوڑی یا زیادہ نسبت ہوتی بلکہ جن مبارک مکانوں اور رہائش گاہوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکونت اختیار فرمائی، جن مقدس جگہوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائیں، جن بخت رسا راہوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے، ان کے گرد و غبار تک سے بھی انہوں نے تبرک حاصل کیا۔

حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّي النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَي : دَعَا النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بِقَدْحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ وَجْهَهُ فِيْهِ، وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا : اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَي وُجُوهِكُمَا وَ نُحُوْرِكُمَا."[14]

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لے کر اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگایا۔ پس اپنے مبارک ہاتھ اور چہرۂ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار مبارک سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت رہا ہے۔ یہ تمام روایات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے قوتِ ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شدید محبت، قربت، معیت، اطاعت اور متابعت پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں بھی جس شخص کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسا شدید حبّی اور قلبی تعلق ہوگا وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثارِ مبارکہ کی تعظیم بجالائے گا اور ان سے فیض یاب ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کی شفاعت

حدیث میں نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا تذکرہ ہے کہ بے شک محبوب رب العالمین، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، امام الاولین

والآخرین، شفیع المذنبین، شفیع الامم کو اللہ نے بے شمار فضائل و مراتب سے نوازا قرآن مجید آپ کی تعریف و توصیف سے مزین ہے بے شمار فضائل میں آپ کو شفیع الامم کا بھی بلند مرتبہ عطافرمایا۔رب اللعالمین فرمارہاہے۔

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفِرُوْ اللّٰهَوَسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللّٰهَ تَوَّابَا الرَّحِيْماً"

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہوں۔ پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بے شک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ مسلمانوں کو ارشاد فرمارہاہے کہ گناہ ہو جائے تو نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور درخواستِ شفاعت کرو، محبوبِ خدا تمہاری شفاعت، سفارش فرمائے گا۔ تو ہم یقینا تمہارے گناہ بخش دیں گے روز محشر جب سورج سوا نیزے پر ہوگا۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا، افراتفری، مایوسی کا عجیب عالم ہوگا۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ الامان والحفیظ! اللہ رحم فرمائے اور مصطفٰی ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)۔ خدا کا غضب و جلال پورے عروج پر ہوگا۔ اس وقت صرف آپ ہی مہربان و شفیق ہوں گے جس کی دربارِ الٰہی میں سنوائی ہوگی کیونکہ آپ کو اللہ نے رحمت بنا کر شفیع الامم (گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والا بنا کر) اور مقامِ محمود عطا فرما کر اور رسولوں سے ممتاز فرمایا۔ اس دن شفاعت کی کنجی صرف آپ ﷺ ہی کے ہاتھوں میں ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے کمال شفقت ورحمت کا اثبات

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ "[15]

""""ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔""""

نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک

حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک کا تذکرہ ہے حضور ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ زیادہ پستہ قد بلکہ میانہ قد لوگوں میں تھے، حضور اکرم ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے، بلکہ تھوڑی سی پیچید گی لئے ہوئے تھے، نہ آپ ﷺ موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرہ کے البتہ تھوڑی سی گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) حضور ﷺ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا، حضور ﷺ کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) اور ایسے ہی دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پُر گوشت تھی، آپ ﷺ کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے (یعنی بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن پر بال زیادہ ہو جاتے ہیں حضور اقدس ﷺ کے بدن مبارک پر خاص خاص حصوں کے علاوہ جیسے بازو پنڈلیاں وغیرہ ان کے علاوہ اور کہیں بال نہ تھے) آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے

ناف تک بالوں کی لکیر تھی، آپ ﷺ کے ہاتھ اور قدم مبارک پُر گوشت تھے، جب آپ ﷺ تشریف لے چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے تھے (یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، اس لئے کہ اس طرح دوسروں کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات متکبرانہ حالت ہو جاتی ہے، بلکہ سینہ مبارک سمیت اس طرف رخ فرماتے) آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، نبیوں کے آپ ﷺ ختم کرنے والے تھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی دل والے تھے اور سب سے زیادہ سچی زبان والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے (غرض آپ ﷺ دل و زبان، طبیعت، خاندان اوصاف ذاتی اور نسبتی ہر چیز میں سب سے زیادہ افضل تھے) آپ ﷺ کو جو شخص یکایک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا (یعنی آپ ﷺ کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اول وہلہ میں دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا) اول تو جمال و خوبصورتی کے لئے بھی رعب ہوتا ہے شوق افزوں مانع عرض تمنا آداب حسن بارہا دل نے اٹھائے ایسی لذت کے مزے اس کے ساتھ جب کمالات کا اضافہ ہو تو پھر رعب کا کیا پوچھنا!! اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کو جو مخصوص چیزیں عطا ہوئیں، ان میں رعب بھی اللہ تعالی کی طرف سے عطا کیا گیا اور جو شخص پہچان کر میل جول کرتا تھا وہ (آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ و اوصاف جمیلہ کا گھائل ہو کر) آپ ﷺ کو محبوب بنالیتا تھا، آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ جیسا باجمال و باکمال نہ حضور ﷺ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔(ﷺ)۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

"«رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى القَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ القَمَرِ»"[16]

کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت سرخ لباس پہنے ہوئے تھے۔ تو آخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ چاند سے بڑھ کر حسین ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اخلاق

حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کے حلم کا تذکرہ کیا گیا ہے نبی کریم ﷺ اعلی اقدار، حسن اخلاق، نرم خوئی و نرم گوئی، امانت و صداقت، تہذیب و شائستگی، متانت و سنجیدگی، حلم و بردباری، عفو و درگزری، حسن معاملہ، شفقت و کرم، بلند و بالا کردار، حسن اوصاف اور عالی اطوار و عادات کے پیکر تھے۔ ہمارے نبی ﷺ نبوت سے قبل بھی اخلاقی خوبیوں سے ممتاز تھے، اور جب نبوت سے سرفراز ہوئے تو آپ ﷺ مکمل طور سے قرآن و حدیث کے تناظر میں اخلاقی شرافتوں سے بہرہ ور ہو گیے۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

’’إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ ‘‘.[17]

’’میں اعلی اخلاقی شرافتوں کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں‘‘۔

بہت سی حدیثیں حدیث کی کتابوں میں درج ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافتوں اور اعلی اخلاقی اقدار سے روشناس کرتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی عادات مبارکہ

"«لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ"[18]

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گالی گلوچ کرنے والے بدگوئی کرنے والے، لعنت کرنے والے نہ تھے، ہم میں سے کسی پر اگر کبھی ناراض ہوتے تو فرماتے اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں:

" خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، وَاللهِ مَا قَالَ لِي: أُفًّا قَطُّ، وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا؟"[19]

کہ میں نے دس سال آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت کی تو آپ نے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی فرمایا کہ کیوں تونے ایسا کیا اور نہ یہ فرمایا کہ کیوں تونے ایسا نہیں کیا۔

ان احادیث میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ میں بعض پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے نبی کریم ﷺ اعلی اقدار، حسن اخلاق، نرم خوئی و نرم گوئی، امانت و صداقت، تہذیب و شائستگی، متانت و سنجیدگی، حلم و بردباری، عفو و درگزری، حسن معاملہ، شفقت و کرم، بلند و بالا کردار، حسن اوصاف اور عالی اطوار و عادات کے پیکر تھے۔ ہمارے نبی ﷺ نبوت سے قبل بھی اخلاقی خوبیوں سے ممتاز تھے، اور جب نبوت سے سرفراز ہوئے تو آپ ﷺ مکمل طور سے قرآن و حدیث کے تناظر میں اخلاقی شرافتوں سے بہرہ ور ہو گیے۔ اور اللہ تعالی نے ہمارے تاجدار مدینہ مصطفی ﷺ کے اخلاق فاضلہ کو اپنی کتاب میں ثبت کر دیا ہے:

"وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر فائز ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے اخلاق حسنہ کی دولت سے تڑپتی انسانیت کی غمخواری کی، اپنے ازلی و ابدی دشمنوں کو پتھر کے جواب میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا، نفرت کے اندھیروں میں الفت و محبت کی شمع روشن کی، آپسی تفرقہ بازی اور دائمی بغض و عداوت کی بیخ کنی کر کے بھائی چارگی اور الفت و محبت کے چشمے بہائے، یہی نہیں بلکہ ذرا دو قدم آگے بڑھ کر فتح مکہ کی تاریخ کے اوراق کو الٹ کر دیکھیے کہ آپ ﷺ مکہ میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوتے ہیں، صحابہ کرام کی دس ہزار جمعیت آپ کے ساتھ ہے، صحابہ اعلان کرتے ہیں "الیوم یوم الملحمۃ" آج بدلے کا دن ہے، آج جوش انتقام کو سرد کرنے کا دن ہے، آج شمشیر وسناں کا دن ہے، آج گزشتہ مظالم کے زخموں پر مرہم رکھنے کا دن ہے، آج ہم اپنے دشمنوں کے گوشت کے قیمے بنائیں گے، آج ہم ان کی کھوپڑیوں کو اپنی تلواروں پر اچھالیں گے، آج ہم شعلۂ جوالہ بن کر خرمن کفار کو جلا کر بھسم کر دیں گے اور گزشتہ مظالم کی بھڑکتی چنگاری کو ان کے لہو سے بجھائیں گے۔

لیکن تاریخ شاہد ہے اور زمین و آسمان گواہی دیتے ہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا، رحمت نبوی جوش میں آئی اور زبان رسالت کی صدائیں لوگوں کے کانوں سے ٹکراتی ہیں "لاتثریب علیکم الیوم واذہبوا انتم الطلقاء" کہ جاؤ تم سب آزاد ہو، تم لوگوں سے کسی قسم کا بدلہ نہیں لیا جائے گا، یہ تھا آپ کا اخلاق کریمانہ، یہ تھا آپ کے اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ، جس کی مثال سے دنیا قاصر ہے۔

خلاصہ کلام

اسلام نے اپنی پیدائش کے بعد اپنی افزائش کی ذمہ داریاں صحابہ کرام پر عائد کی اور انہیں ہی اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اس کی حقانیت واجماعیت کے اثبات کے لئے متعین ومنتخب کیا اور یہ انتخاب صحیح معنوں میں موزوں اور بروقت تھا کیونکہ صحابہ کرام نے نہ صرف ذمہ داریاں قبول کیں بلکہ انھوں نے ان ذمہ داریوں، فرائض اور ان حقوق کی ادائیگی میں جو دعوت و تبلیغ کے ضمن میں آتے ہیں، کبھی بھی کوئی خامی نہیں رہنے دی، دعوت و تبلیغ کے تمام حقوق کی ادائیگی میں مکمل اخلاص اور اتمام کا مظاہر کیا اور اپنے مابعد نسلوں کے لئے ایک نمونہ اور مشعل راہ چھوڑ دیا، حضور پر نور کی وفات کے بعد صحابہ کرام کے لئے ان کا سب سے قیمتی سرمایہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یادیں اور وہاں کی فضاء تھا، یثرب کا پیارا احساس ان کے لئے توشۂ زیست تھا، مدینے کی گلیاں ان کے لئے حسین تر جنت کی بل کھاتی خوبصورت پگڈنڈیاں تھیں، اور پھر ان سب علائق کے ساتھ وہ حکایات جن کے تانے بانے شہر رسول کے ذرہ ذرہ سے مربوط تھے ان کی زندگی جینے کا جواز تھی ان تمام نیرنگیوں کے باوجود دین محمدی کے اعلاء وفروغ کیلئے صحابہ کرام نے دیگر شہر وممالک کا قصد کیا اور تبلیغ اسلام کی بھرپور سعی کی، بعض صحابہ مکہ مکرمہ میں فروکش ہوئے اور تعلیم دین کا سلسلہ چل پڑا، مرکزیت کے حامل شہر کعبہ میں اقامت، ان کی خوش نصیبی بھی تھی اور ذمہ داری بھی، عیاش بن ابی ربیعہ المخزومی، عبداللہ بن ابی ربیعہ المخزومی، عکرمہ بن ابی جہل، عتاب بن اسید، خالد بن اسید، حکم بن ابی العاص، صفوان بن امیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے درجنوں صحابہ مکہ مکرمہ میں درس وتدریس اور کارِ تبلیغ میں مصروف تھے۔

خلاصہ تحقیق

خلاصہ یہ نکلا کہ اگر رسولِ کائنات صلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک اَخلاق وسیرت کو جاننا اور سمجھنا ہے تو قراٰنِ کریم کا پڑھنا ضروری ہے اور اگر قراٰنِ کریم پر عمل کرنا ہے تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت وزندگانی جو کہ کامل نمونہ ہے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ ویسے تو ہر اس شخص کے لئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ اَز حد ضروری ہے جو دینِ اسلام کو جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خواہش مند ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو سیرت کا مطالعہ ایک اہم دینی ضرورت ہے۔

نبی کریم ﷺ کی ہم نشینی نے صحابہ کرام کی زندگیوں پہ اہم نقوش مرتب کئے۔ خدام رسالت مآب ﷺ نبی کریم ﷺ کے سب سے قریبی بلکہ راز دار نبی ﷺ ہیں۔ ان احباب کی مرویات کی روشنی میں نبی ﷺ کی سیرت کے اہم پہلوؤں کا پتہ چلتا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کے اوصاف حمیدہ سادگی اور عاجزی کے اختیار کرنے سے معاشرہ میں کئی مسائل کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ سادگی محض انفرادی واجتماعی زندگی میں ہی نہیں بلکہ قومی وحکومتی سطح تک بھی اختیار کی جانی چاہئے۔ مخلوق خدا کو فرحت ومسرت سنانا اور غم کے لمحات میں ساتھ

کھڑے ہونا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خوش کرنے کا باعث ہے۔ مرویات خدام رسالت مآب ﷺ کے مطالعہ سے سیرت نبوی ﷺ کے کئی نایاب گوشے سامنے آتے ہیں۔ خدام رسالت مآب ﷺ کا علمی مقام و مرتبہ، ان کی قرآن فہمی، حقیقت شناسی اور فقہی صلاحیت تمام اولین وآخرین میں ممتاز ومنفرد تھی۔ اللہ رب العزت نے انھیں عقل وخرد کی بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا کہ جو مسائل دوسرے حضرات کے نزدیک پیچیدہ اور لاینحل سمجھے جاتے تھے، انہیں مسائل کو وہ آسانی سے حل کر دیتے تھے۔ درحقیقت مذکورہ مرویات سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے اہم گوشے خوش خلق ، خوش گفتار ، حیا، عبادت و تقوی، متواضع اور جو کہ علم، صلوۃ، جہاد، نکاح، نیکیوں ، برائیوں، آداب، نبی اکرم ﷺ کے معجزات، نبی اکرم ﷺ کے کمالات، نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک اور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کا فہم حاصل ہوتا ہے۔

آج کی تاریخ میں امت مسلمہ کا موجودہ بحران اور اس کی ناقابل تدارک پسماندگی کے جو بھی اسباب ہوں اور جیسے بھی محرکات و مضمرات ہوں وہ ایک المیہ ہے دراصل آئیڈیل ہدف کی تعیین ان تمام المناک مراحل کا سد باب ہے آج اگر ہم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مبارک زیست کے اصول اور حیات گذاری کے اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک لائحہ عمل تیار کریں گے اور اسے برتیں گے تو عین ممکن ہے کہ مسلم کمیونٹی کے لئے دن بدن پیدا ہونے والے مسائل کی شیطانی رفتار، تھم جائے اور امت مسلمہ کی پسماندگی چھٹتی نظر آئے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرام کی زندگی کی طرف ایک بار دوبارہ مڑ کر دیکھیں اور ان کی جدوجہد سے لبریز تاریخ کے انقلابی گوشوں کو مشعل راہ بنائیں، ہو سکتا ہے؛ بلکہ عین ممکن ہے کہ امید کے امکانات روشن ہوں گے، ہمیں اپنے مسائل سے چھٹکارا ملے گا اور کھوئی ہوئی عظمت رفتہ پھر دوبارہ ہمیں مل جائے گی۔

حوالہ جات

[1] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ، بَابُ، 1311، ج5، ص9، ح3675

[2] ایضاً، کتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ فَضْلِ الخِدْمَةِ فِي الغَزْوِ، 1311، ج4، ص35، ح2889

[3] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتَابُ المنَاقِبِ، بَابُ عَلامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ، 1311، ج4، ص195، ح3585

[4] محمد بن عیسی الترمذي، ترمذی شریف، کتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما قد خصہ اللہ، ج5، ص592، ح3624

[5] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ القِبْلَةِ، 1311، ج1، ص91، ح419

[6] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتَابُ المنَاقِبِ، بَابُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، 1311، ج4، ص191، ح3570

[7] ایضاً، کتَابُ المنَاقِبِ، بَابُ سُؤَالِ المُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ، 1311، ج4، ص206، ح3637

[8] ایضاً، کتَابُ الوُضُوءِ، بَابُ التِمَاسِ الوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ المَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ، 1311، ج1، ص45، ح169

[9] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازي، بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الحُقَيْقِ، 1311، ج5، ص91، ح4039

[10] سورۃ غافر: 78:40

[11] مسلم بن الحجاج قشيري، الجامع الصحیح المسلم، کتاب البرِّ والصِّلَةِ والآداب، بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، ج4، ص2032، ح2639

[12] ایضاً، کِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ، ج1، ص353، ح489

[13] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللہِ، 1311، ج8، ص39، ح6169

[14] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ، 1311، ج1، ص80، ح185

[15] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، 1311، ج8، ص67، ح6304

[16] محمد بن عیسی الترمذي، ترمذی شریف، أَبْوَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ، ج5، ص118، ح2811

[17] الإمام أحمد بن حنبل، المسند احمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ، ج14، ص513، ح8952

[18] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ الْأَدَبِ، بَابٌ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، 1311، ج8، ص13، ح6031

[19] مسلم بن الحجاج قشيري، الجامع الصحیح المسلم، کتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ كَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، ج4، ص1804، ح2309

References

1. Muhammad ibn Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of the Virtues of the Companions, Chapter, 1311, Vol. 5, p. 9, Hadith 3675
2. Also, Book of Jihad and Biography, Chapter of the Virtue of Service in the Battle, 1311, Vol. 4, p. 35, Hadith 2889
3. Muhammad ibn Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Virtues, Chapter of Signs of Prophethood in Islam, 1311, Vol. 4, p. 195, Hadith 3585
4. Muhammad ibn Isa al-Tirmidhi, Tirmidhi Sharif, Book: Al-Manaqib, Chapter: On the verses proving the prophethood of the Prophet, may God bless him and his family and grant them peace, and what God has singled him out for, Vol. 5, p. 592, Hadith 3624
5. Muhammad ibn Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Prayer, Chapter: The Imam's admonition to the people regarding the completion of the prayer and mentioning the Qiblah, 1311, Vol. 1, p. 91, Hadith 419
6. Muhammad ibn Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Manaqib, Chapter: The eyes of the Prophet, may God bless him and his family and grant them peace, would sleep but his heart would not, 1311, 4, p. 191, Hadith 3570
7. Also, Book of Virtues, Chapter on the polytheists' request that the Prophet, may God bless him and grant him peace, show them a sign, so he showed them the splitting of the moon, 1311, 4, p. 206, Hadith 3637
8. Also, Book of Ablution, Chapter on seeking ablution when the time for prayer comes, and Aisha said, "The morning prayer came, so water was sought but was not found, so tayammum was revealed," 1311, 1, p. 45, hadith 169
9. Muhammad ibn Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Military Expeditions, Chapter on the killing of Abu Rafi` `Abdullah ibn Abi al-Haqiq, 1311, vol. 5, p. 91, hadith 4039
10. Surah Ghafir: 40: 78
11. Muslim ibn al-Hajjaj al-Qushayri, Sahih al-Bukhari, Book of Piety, Relationships and Etiquette, Chapter on a Man Being with the One He Loves, vol. 4, p. 2032, hadith 2639
12. Also, Book of Prayer, Chapter on the Merit of Prostration and the Urging of It, vol. 1, p. 353, hadith 489
13. Muhammad ibn Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Etiquette, Chapter: Sign of Love of Allah, 1311, Vol. 8, p. 39, Hadith 6169

14. Muhammad ibn Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Ablution, Chapter: Using the Surplus of People's Ablution, 1311, Vol. 1, p. 80, Hadith 185
15. Muhammad ibn Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Supplications, Chapter: And for Every Prophet There is a Supplication That Is Answered, 1311, Vol. 8, p. 67, Hadith 6304
16. Muhammad ibn Isa al-Tirmidhi, Tirmidhi Sharif, Chapters on Etiquette, Chapter: What was mentioned about the permission for men to wear red, Vol. 5, p. 118, Hadith 2811
17. Imam Ahmad ibn Hanbal, Musnad Ahmad ibn Hanbal, Musnad Abu Hurayrah, may Allah be pleased with him, Vol. 14, p. 513, Hadith 8952
18. Muhammad ibn Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Etiquette, Chapter: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, was neither obscene nor vulgar, 1311, Vol. 8, p. 13, Hadith 6031
19. Muslim ibn al-Hajjaj Qushayri, Sahih Muslim, Book of Virtues, Chapter: It was The Messenger of God, may God bless him and grant him peace, is the best of people in character, Vol. 4, p. 1804, Hadith 2309